لب پہ اوصاف شہ کون ومکاں رکھتے ہیں
ہم اسی کام کی خاطر یہ زباں رکھتے ہیں

سیم وزر رکھتے ہیں نہ لعل وگہر اپنے پاس
اک فقط تجھ پہ فدا کرنے کو جاں رکھتے ہیں

وہاں آنکھوں کو بچھاتے ہیں محب کامل
قدم اپنے شہ ذی جاہ جہاں رکھتے ہیں

مؤمنیں اس لئے ہیں لذت دنیا سے نفور
اپنی جاگیر میں گلزار جناں رکھتے ہیں

ایک بادام میں جس طرح سے ہوویں دو مغز
ذکر حق یاد تری یوں تواماں رکھتے ہیں

گویا تصنیف شہ دیں ہے دعاء سیفی

یہ اثر لب میں شہ کون ومکاں رکھتے ہیں

ان کا خود تیر دعا کافی ہے اعدا کے لئے

کب یہ ہاتھوں میں بھلا تیر وکماں رکھتے ہیں

گر کہیں انکو سلیمان زماں تو ہے بجا

حکم یہ اپنا زمانے پہ رواں رکھتے ہیں

ہووے ممتاز ترے پائے مبارک سے سرونج

آرزو پھر یہی سب پیرو جواں رکھتے ہیں

ترے احوال پہ اے احمد دل خستہ ضرور

نظر لطف شہ کون ومکاں رکھتے ہیں